کلمہ حق

محمد عمار خان ناصر

خصوصی اشاعت کا پس منظر اور مقصد

زیر نظر خصوصی اشاعت کی صورت میں مقالات ومضامین کا جو مجموعہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے، اس کا ظاہری تناظر تو علمی وفکری مسائل پر آزادانہ بحث ومباحثہ کے حوالے سے 'الشریعہ' کی پالیسی اور 'الشریعہ' کے رئیس التحریر ومدیر کے طرز فکر پر سامنے آنے والی چند تنقیدات ہیں، تاہم اس اشاعت کے مندرجات کو اس وقتی تناظر تک محدود نہ رکھنے کی شعوری سعی کی گئی ہے۔ قارئین ملاحظہ فرمائیں گے کہ مشمولہ مضامین میں جزوی اعتراضات واشکالات پر توجہ بہت کم دی گئی ہے، جبکہ ان اعتراضات کے پیچھے کارفرما مخصوص ذہنی مزاج اور فکری سانچے کو زیادہ موضوع بحث بنایا گیا اور وسیع تر علمی وتاریخی تناظر میں 'الشریعہ' کے اختیار کردہ منہج اور پالیسی کی فکری اساسات کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہمارے نزدیک کسی بھی مسئلے پر بحث ومباحثہ اور نقد ونظر کا مثبت اور قابل استفادہ پہلو یہی ہے کہ اس عمل کے نتیجے میں سامنے آنے والے سوالات کو مسئلے کی تہہ تک پہنچنے اور گہرائی میں جا کر اس کا تجزیہ کرنے کا ذریعہ بنایا جائے اور اعتراضات واشکالات کے جواب میں ضروری امور کی وضاحت کے ساتھ ساتھ ''اسلوبِ حکیم'' کے تحت بحث کے دیگر متعلقہ پہلوؤں کو بھی اجاگر کرنے کی سعی کی جائے تاکہ مسئلے کا مالہ وماعلیہ ممکنہ حد تک قارئین کے سامنے آ سکے۔

خصوصی اشاعت کے مندرجات کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

پہلے حصے میں شامل مضامین دیوبندی فکر ومزاج میں اختلاف رائے اور اجتماعیت کے مابین توازن کے پہلو کو نمایاں کرتے ہیں اور ان میں دیوبندی مکتب فکر کے اکابر اہل علم کی تحریروں اور طرز عمل کی روشنی میں اختلاف رائے کے حدود وآداب اور اختلاف کے باوجود مخالفین کے لیے علمی رواداری اور احترام کے چند نمایاں نمونے سامنے لائے گئے ہیں۔

دوسرا حصہ 'الشریعہ' کے طرز فکر اور پالیسی اور مولانا زاہد الراشدی کی آرا ونظریات پر کیے جانے والے بعض

اعتراضات والزامات کے تجزیے کے لیے خاص کیا گیا ہے اور اس میں بالخصوص یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ آزادانہ مباحثہ ومکالمہ کی روایت ہماری علمی تاریخ کا حصہ رہی ہے اور اسلام کے اجتماعی مزاج اور اسلامی اصول بحث وتحقیق کا ایک لازم اور ناگزیر حصہ ہے۔

تیسرا اور آخری حصہ فتوے بازی کی ایک مہم کے علمی واخلاقی پوسٹ مارٹم کے لیے مخصوص ہے جو حال میں بعض مذہبی حلقوں کی طرف سے ''الشریعہ'' اور متعلقین ''الشریعہ'' کو گمراہ قرار دے کر ان کے مقاطعہ کی اپیل کی صورت میں جاری کی گئی۔ ''الشریعہ'' کے حوالے سے اختیار کیے جانے والے غیر علمی وغیر اخلاقی رویے کو آشکارا کرنے کے ساتھ ساتھ اس حصے میں انھی حلقوں کی طرف سے ماضی میں اسی نوعیت کے علمی وفکری مسائل میں اختیار کیے جانے والے طرز عمل کی بھی، بطور نمونہ، نشان دہی کر دی گئی ہے تاکہ قارئین اس طرز عمل کا تجزیہ کرتے ہوئے اس کا باعث بننے والے مخصوص نفسیاتی مزاج اور ذہنی سانچے کو بھی پیش نظر رکھ سکیں۔

مجھے امید ہے کہ یہ مختصر کاوش زیر بحث موضوع سے متعلق 'الشریعہ' کے نقطہ نظر اور اس کے استدلال کی وضاحت کے لیے مفید ثابت ہوگی اور قارئین، ناقدین ومعترضین کے پیش کردہ مقدمے کے ساتھ ہمارے موقف کا موازنہ کر کے آزادئ فکر کے ساتھ کسی بھی نتیجے تک پہنچنے میں اسے مددگار پائیں گے۔

اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه. آمین

محمد عمار خان ناصر

۲۵ رمئی ۲۰۱۴ء